Regd No-L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

یکم ذی الحج ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۰/۶ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۱ ہش | ۲۳ اگست ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے، احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

لاہور ۲۲ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کا ٹمپریچر بفضلہ تعالیٰ آج شام نارمل ہے۔ مگر کمزوری زیادہ ہے۔ کھانسی میں بھی قدرے فرق ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کو اور بہت سی مشکلات درپیش ہیں حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ مذہبی تنازعات کا دروازہ نہ کھولا جائے

بلاشبہ ظفر اللہ خاں نے ہر موقعہ پر عالم اسلام اور بالخصوص دنیائے عرب کی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں

بغداد کے ایک کثیر الاشاعت دینی مجلہ کی طرف سے پاکستان میں فرقہ پرستی کی موجودہ مہم کی پرزور مذمت

پاکستان میں بعض مولویوں نے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو بدنام کرنے کی جو مہم جاری کی ہوئی ہے بغداد کے کثیر الاشاعت ماہوار دینی مجلہ "نشرۃ جمعیۃ الخدمات الدینیۃ والاجتماعیۃ فی العراق" نے اس کی مذمت کرتے ہوئے ۸ جولائی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں "اتقوا اللّٰہ فی پاکستان" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع کیا ہے جس میں چوہدری صاحب موصوف کو ان کی شاندار اسلامی خدمات پر خراج تحسین پیش کرنے کے علاوہ اہل پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ پہلے ہی ان کا ملک بہت سے خطرات میں گھرا ہوا ہے جن کے پیش نظر حق و انصاف اور قومی شجاعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں بالخصوص مذہبی تنازعات کا دروازہ ہرگز نہ کھولا جائے۔ آخر میں اس نے پاکستانی مسلمانوں کو خدا کا خوف دل میں لانے اور تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نوٹ کا اردو ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:-

"بلاشبہ ظفر اللہ خاں نے ہر موقعہ پر دنیائے عرب اور عالم اسلام کے مسائل طے کرانے میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ نماز کی پابندی اور تلاوت قرآن کا التزام آپ کی وہ خوبیاں ہیں جو زبان زد خلائق ہیں۔ آپ نے کسی ایسے عقیدے کا اظہار نہیں کیا ہے جو مذہب اسلام کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو۔ اگر لوگوں کے دلوں میں کوئی امر مخفی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ لوگوں کے قلوب پھاڑ کر دیکھیں کہ ان میں کیا ہے۔

علاوہ ازیں پہلے ہی پاکستان اپنی حیات سیاسیہ میں بہت سی خطرناک مشکلات سے دوچار ہے اس لئے حق و انصاف اور قومی شجاعت کا تقاضا یہ ہے کہ مذہبی جماعتوں کی طرف سے اس قسم کے شدید حملے نہ کئے جائیں جماعتوں کے اعمال عقل کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اے پاکستانی مسلمانو! خدا تعالیٰ کا خوف دل میں لاؤ اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔" (مرسلہ شیخ نور احمد صاحب منیر بیروت)

عید الاضحیٰ یکم ستمبر کو ہوگی

لاہور ۲۲ اگست۔ آج شام یہاں ذی الحج کا چاند دیکھا گیا۔ اس لحاظ سے عید الاضحیٰ ستمبر کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن ہوگی۔

غفلت برتنے والے پولیس افسروں کے خلاف کارروائی کرنا حکومت پنجاب کا کام ہے

اسمیں مداخلت صوبائی خود مختاری میں دخل اندازی کے مترادف ہوگی (ناظم الدین)

کراچی ۲۲ اگست۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین آج صبح ہوائی جہاز میں کراچی سے کاکول جاتے ہوئے راولپنڈی پہنچے۔ وہاں ایک گھنٹہ قیام کرنے کے بعد آپ کاکول روانہ ہو گئے۔ جہاں کل آپ کامیاب طلبار کی سالانہ پریڈ کی سلامی لیں گے۔ کراچی سے روانہ ہونے سے قبل ماری پور کے ہوائی اڈے پر ایک اخبار نویس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فسادات کے تحقیقاتی کمیشن نے جن پولیس افسروں کو اپنے فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی میں غفلت برتنے کا ملزم ٹھہرایا ہے ان کے خلاف کارروائی کرنا حکومت پنجاب کا کام ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ حکومت پنجاب نے اس بارے میں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر بھی کر دی ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ اس سلسلے میں مرکزی حکومت کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا مرکزی حکومت اس معاملے میں کچھ نہیں کرے گی کیونکہ یہ ایک صوبائی معاملہ ہے۔ اگر مداخلت کی جائے تو یہ صوبائی خود مختاری میں دخل اندازی کے مترادف ہوگا۔

وزیر اعظم اتوار کو کاکول سے کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔

خاص اختیارات کا مطالبہ

بیروت ۲۲ اگست۔ لبنان کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے جس میں وہ درخواست کریں گے کہ نئی اصلاحات نافذ کرنے کیلئے انہیں چھ ماہ کے واسطے خاص اختیارات دیئے جائیں۔

سندھ میں روزانہ قریباً ایک سو ایکڑ بنجر زمین قابلِ کاشت بنائی جا رہی ہے

حیدرآباد ۲۲ اگست۔ سندھ میں مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری کے طے شدہ پروگرام کے سلسلے میں روزانہ قریباً ایک سو ایکڑ بنجر زمین کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔ جنگل اور ٹیلے وغیرہ صاف کرنے کے لئے اس وقت ۵۲ بھاری ٹریکٹر کام کر رہے ہیں یہ سب زمینداروں کو کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔ حکومت سندھ ٹریکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس سال نو لاکھ روپے کے ٹریکٹر خرید رہی ہے۔ گذشتہ سال چار لاکھ روپے کے ٹریکٹر مہیا کئے گئے تھے۔ کاشتکاروں کو زرعی مشینوں کا استعمال سکھانے کے لئے مختلف مقامات پر تربیتی مرکز کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

پنجاب میں دس نئے ہسپتال تعمیر کرنے کی تجویز

یہ سب ہسپتال میو ہسپتال کے نمونہ پر قائم کئے جائیں گے

لاہور ۲۲ اگست۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ۷۰ لاکھ روپے کے مصارف سے مختلف اضلاع میں دس نئے ہسپتال تعمیر کئے جائیں۔ ان میں سے پہلے ہسپتال کا سنگ بنیاد وزیر صحت سردار رشید الحمید دستی نے ۲۰ اگست کو منٹگمری میں رکھا ہے۔ جن اضلاع میں ہسپتال کھولنے تجویز کئے گئے تھے ان میں پہلے منٹگمری شامل نہیں تھا۔ لیکن وہاں کے ایک مخیر شہری سردار نور محمد نے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دے کر اسے اولین حق دلوا دیا۔ اب حسب ذیل ترتیب سے مختلف اضلاع میں مزید ہسپتال تعمیر کئے جائیں گے سرگودھا۔ میانوالی۔ لائل پور۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ گجرات اور گوجرانوالہ ابتداءً ہر ہسپتال میں ۱۲۵ مریضوں کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ بعد میں وسعت دے کر یہ تعداد ۲۵۰ کر دی جائے گی۔ یہ سب ہسپتال میو ہسپتال کے نمونے پر چلائے جائیں گے اور ان میں ایسا ہی اعلیٰ سامان مہیا کیا جائے گا

"طغرل" اور "طارق" خیر سگالی کے دورے پر جدہ روانہ ہوگئے

کراچی ۲۲ اگست۔ پاکستانی بحری بیڑے کے دو تباہ کن جہاز طغرل اور طارق خیر سگالی کے دورے پر جدہ روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ حج بیت اللہ کے ایام میں وہیں مقیم رہیں گے۔ یہ دوسری مرتبہ ہے کہ بحری بیڑے کے جہاز ارض مقدس بھیجے گئے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جنیوا پہنچ گئے

جنیوا ۲۲ اگست۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج نیس سے جنیوا پہنچ گئے۔ یہاں آپ کشمیر کے مذاکرات میں حصہ لیں گے جو آئندہ پیر سے شروع ہو رہے ہیں۔ یہ مذاکرات بند کمرے میں ہوں گے۔ سلامتی کونسل کے نمائندے ڈاکٹر گراہم بھی ان میں حصہ لینے کے لئے نیویارک سے جنیوا روانہ ہو چکے ہیں۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

مسعود احمد ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ایک غیر احمدی دوست کا سوال اور حضور کی طرف سے اس کا جواب

ایک صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت میاں صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کافی سال گزر گئے۔ جب میں نے ایک رسالہ میں پڑھا کہ جناب نے کسی خطبہ میں جو ۶/۴۴ کے الفضل میں شائع ہوا ارشاد فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بند نہیں کیا ہے"۔ یہ چند حروف پڑھ کر میرے دل میں رنج آمیز حیرت پیدا ہو گئی کہ آپ جیسے علامہ روزگار بھی ایسا عجیب وغریب خیال دل میں لا سکتے ہیں۔ معاً خیال پیدا ہوا کہ اس نرالے اور جدید تخیل پر روشنی ڈالنے کے واسطے خطیب خطبہ ہذا یعنی جناب میاں صاحب کی خدمت میں ہی گزارش کرنی زیبا ہے۔ کیونکہ خالق اپنی مخلوق کے مالہ وماعلیہ سے پورا واقف ہوتا ہے۔ مگر چونکہ رسالہ مذکور میں یہ الفاظ جناب کے کسی مخالف شخص کے لکھے ہوئے تھے مناسب سمجھا کہ پہلے ان الفاظ مرقومہ کی جو جناب میاں صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں تصدیق واجب ہے۔ چنانچہ کئی احمدی اصحاب سے دریافت کیا۔ مگر اصل مضمون دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اتفاق سے انہی دنوں ایک صاحب سے الفضل ۶/۴۴ ۱۶ کا پرچہ مل گیا۔ جناب کا سارا خطبہ از اول تا آخر بغور پڑھا۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مدارج بلکہ ان سے بھی بڑھ کر مقامات عالیہ حاصل کریں گے۔ اور قواعد وہدایات مرقوم تھیں۔ آخر میں مطلوبہ حروف والفاظ بھی مطالعہ سے گزرے۔ پڑھتے ہی دل پر دہری کیفیت پیدا ہوئی۔ مگر جناب نے فوراً ہی بعد مگر کا لفظ کہہ کر اپنے مظاہرہ خیال کی تخفیف اور تردید شروع فرما دی کہ ایسا نہ کبھی ہوا نہ ہے نہ ہوگا۔ اور فیصلہ بھی فرما دیا کہ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا۔ اور نہ قیامت تک جن سکتی ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے درجہ میں بڑھ سکے۔ رسالہ مذکور میں مندرجہ الفاظ پڑھنے سے جو ہیجان سا دل میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اسی وقت معدوم اور دل مطمئن ہو گیا۔ مگر ایک جدید اعتراض اور خلش پیدا ہو گئی۔ جو کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی۔ کہ جب ایسا بچہ پیدا ہونا ناممکن ہے نہ ہوا نہ ہوگا۔ جو جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے درجہ میں بڑھ سکے۔ تو پھر اس ترقی درجات کا دروازہ کھلا رکھنے کی ضرورت ہی کیا رہی۔ اور جناب کو اس دروازہ کے جس سے حضور سرور عالم صلعم سے بھی بڑھ کر مدارج ومقامات حاصل ہو سکتے ہیں بند نہ ماننے میں کونسے دلائل وبراہین مانع ہیں۔ اور کونسا معقول عذر پیش نظر ہے۔

جبکہ حدود بشریت تک کی ممکن ترقیات جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کر چکے ہیں۔ تو پھر اگر کوئی جدید ہستی بشریت کی حدود کی دیوار پھاند کر کسی اور نوع میں مدغم یا شامل ہو کر ان مقامات ارفع کو حاصل کر لیوے۔ جو جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو میسر نہ آ سکے تو یہ الگ سوال ہوگا۔ مگر جب حدود بشریت کی انتہائی رفعت اور قرآن کریم کو آخر الکتب مان لیا جائے۔ اور جناب کا مسلمہ بھی ایسا ہی کچھ ہو۔ تو پھر یہ جملہ کہ خدا تعالیٰ نے اس مقام کا دروازہ بند نہیں کیا کس رنگ میں ارشاد فرمانے کی مجبوری پیش آ گئی۔ درآنحالیکہ کسی ماں نے نہ ایسا بچہ جنا۔ اور نہ قیامت تک جن سکتی ہے۔ جو جناب رسول پاک صلعم سے درجات میں بڑھ سکے۔

بے ادبی معاف مجھے تو جملہ بے معنی سا معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہوا نہ ہوگا۔ مگر چونکہ آپ کے علم میں دروازہ ضرور کھلا ہے اس واسطے ہو سکتا ہے کہ حضور صلعم سے بڑھ کر مقامات عالیہ حاصل کر لے۔ مگر ایسا نہ کبھی ہوا نہ ہوگا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ بڑی قوتوں اور طاقتوں والا ہے۔ اس کے علی کل شیء قدیر اور غالب امرہ ہونے کے سبب یہ سب کچھ ممکن ہے۔ مگر جب تک قرآن کریم کا پیشکردہ قانون اور اس کی حکومت موجود اور زیر عمل ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ہی پیشکردہ ضابطہ اور قانون ہرگز نہیں توڑے گا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اس پر شاہد ہے جب حضور صلعم نوع انسانی میں فخر الاولین والآخرین کا مقام عالیہ حاصل کر چکے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ خود بھی اپنے اس فیصلہ اور انعام کے موجود ہوتے ہوئے فخر الآخرین کا منصب اور مرتبہ چھین نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ امر اس کے اخلاق عدل اور اپنے فرمودہ کے صریح خلاف ہے۔

اسی خطبہ میں ایک مقام پر آپ ارقام فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن مجید میں عوام اور خصوصاً انصاریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے مذکور ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔ اگرچہ قرآن مجید کے اصول کے ماتحت یہ مفروضہ بالکل غلط بلکہ اغلط ہے۔ مگر فرضی طور پر اس محال بلکہ ناممکن امر کو تسلیم کر کے حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ جناب نے اس مثال سے دروازہ کے بند نہ ہونے کے بارہ میں ایک دلیل پیش کی ہے۔ مگر اس امر میں جناب کے الفاظ اور قرآن مجید کے الفاظ اور مراد میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جناب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بند نہیں کیا۔ گویا آپ ایک حقیقت کا انکشاف فرما رہے ہوتے ہیں۔ مگر جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنا بیان ہی اگر ہوتا کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسی لفظ اگر سے ہی خدا کا بیٹا ہونے اور ماننے کی قیاسیت نفی فرما رہے ہیں۔

میں بحیثیت سائل اپنی گزارشات ختم کرنے کے بعد ملتمس ہوں کہ کیا جناب میرے اطمینان کے واسطے اس اپنے فرمودہ پر مزید روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ جناب کے تضیع اوقات اور سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"آپ کا خط ملا۔ جو شبہ آپ نے پیدا کیا ہے۔ اس کا جواب تو میرے خیال میں اس تحریر میں آ گیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ میں کسی کو محمد رسول اللہ صلعم سے بڑھنے نہ دونگا۔ تو اس میں خدا تعالیٰ کی طاقت کا مظاہرہ تو ضرور ہوتا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار نہ ہوتا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ یہ کہے کہ میں کسی کی ترقی کے راستہ میں حارج نہیں۔ ہر شخص اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ مگر اس آزاد دوڑ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے آگے نکل گئے ہیں۔ اس لئے میرے سب کے زیادہ محبوب ہیں۔ تو یقیناً اس میں خدا تعالیٰ پر جنبہ داری کا اور محمد رسول اللہ صلعم پر صرف طفیلی ہونے کا الزام نہیں آتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ منصف اور محمد رسول اللہ صلعم کامل اکمل ثابت ہوتے ہیں۔"

اتحاد تنظیم اور ایقان کا ہونا ہمارے لئے از حد ضروری ہے

اہل پاکستان کے نام قائد اعظم کا تاکیدی فرمان

ہم ایک پُر آشوب دَور سے گزر رہے ہیں۔ خوش آئند مستقبل کا آفتاب ابھی طلوع نہیں ہوا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اتحاد ایقان اور تنظیم کے اصول پر کاربند رہ کر ہم نہ صرف دنیا کی پانچویں بڑی مملکت بنے رہیں گے۔ بلکہ ہر قوم کی برابری کر سکیں گے۔ کیا آپ آزمائش کی اس آگ میں سے گزرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ دیانت اور تندہی کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیں۔ ہم خوف وخطر اور پریشانی کے دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ اتحاد تنظیم اور ایقان ہونا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔ (ریلوے افسران سے خطاب بمقام کراچی ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۳ اگست

انوکھے اعتراضات

احراریوں کے ترجمان "آزاد" نے چوہدری ظفر اللہ کے اس بیان پر بھی اعتراض کیا ہے۔ جو آپ نے حکومت کے اس اعلامیہ کے متعلق دیا تھا۔ کہ کوئی سرکاری افسر سرکاری اثر درسوخ کو اپنے فرقہ کی تبلیغ کے لئے نہ استعمال کرے۔ "آزاد" کو چوہدری صاحب کے مندرجہ ذیل فقرات پر اعتراض ہے۔

"میں بحیثیت مسلمان قرآنی تعلیمات اسلام کے مطابق جس کی پیغمبر اسلام کی زندگی سے وضاحت ہوتی ہے۔ ضمیر کی آزادی میں یقین رکھتا ہوں.... میرے نزدیک آزادیٔ ضمیر کے خلاف سرکاری دباؤ یا اثر براہ راست جبر وظلم کے برابر ہے۔"

(آزاد ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء)

اس پر "آزاد" کا ٹیڑھا ذہن اس طرح سوچتا ہے۔

"سر ظفر اللہ کے اس اعلان نے سرکاری اعلامیہ کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس تنبیہی حکم کو ماننے سے انکار کیا ہے۔ بلکہ اپنے محولہ بالا بیان میں وہی تبلیغ جس سے روکا گیا تھا کر دکھائی ہے۔" (آزاد ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء)

گویا اگر ایک اسلامی ملک کا وزیر خارجہ اپنے بیان میں قرآنی تعلیمات اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کی زندگی اور آزادیٔ ضمیر کا ذکر کرے۔ تو وہ اپنے سرکاری اثر و رسوخ کو اپنے فرقہ کی تبلیغ کے لئے استعمال کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک اسلامی ملک کے سرکاری افسروں کو نہ تو تعلیمات اسلام کا اور نہ پیغمبر اسلام کی زندگی کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اگر سرکاری اعلامیہ کا یہ مفہوم ہے جو "آزاد" نے سمجھا ہے اور اسلامی تعلیمات اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا ذکر چوہدری ظفر اللہ خان کے اپنے فرقہ خاص کی تبلیغ ہے۔ تو پھر سب سے پہلے قرارداد مقاصد کو منسوخ کرانا چاہیے کیونکہ پاکستان کی تمام کیبنٹ نے اس میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ اس اعلامیہ کے بعد اس کا قائم رہنا اس کی مستقل خلاف ورزی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تمام ان مطالبات کو جو اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ حکومت کو بالجبر بند کرا دینے چاہئیں کیونکہ وہ ارکان دستور ساز اسمبلی کو جو یقیناً سرکاری عہدہ دار ہیں۔ حکومت کے اعلامیہ کی خلاف ورزی پر اکسا رہے ہیں۔ اور دستور ساز اسمبلی کو کوئی ایسا دستور نہیں بنانا چاہیئے۔ جس میں اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلامؐ کی سنت کا ذکر ہو۔ کیونکہ بقول "آزاد" یہ سرکاری اثر و رسوخ کو فرقہ وارانہ تبلیغ کے لئے استعمال کے مترادف ہوگا۔ اور حکومت کے اعلامیہ کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔

تیسری بات قابل غور یہ ہے کہ احراریوں اور مودودیوں کے مطالبات کہ احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس اعلامیہ کے رو سے بھی بنیادی طور پر نہایت لغو اور بے ہودہ سمجھنے چاہئیں کیونکہ حکومت اگر خدا نخواستہ ان کے مطالبات مان لے۔ تو وہ خود ہی اپنے اعلامیہ کی خلاف ورزی کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ اس میں تعلیمات اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کا ذکر ضرور آئے گا۔

چوتھی بات یہ ہے کہ "آزاد" کے انوکھے فیصلہ کے مطابق اگر آئندہ کسی مرکزی یا صوبائی وزیر یا سرکاری افسر نے کبھی اپنی تقریر یا تحریر میں تعلیمات اسلام یا پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا حوالہ دیا۔ تو وہ اعلامیہ کی زد میں آجائے گا۔

پاکستان سے اسلامی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کی سنت کو نعوذ باللہ ایلیمینیٹ کرنے کی کتنی اعلےٰ تجویز ہے؟

کیا آزاد بتا سکتا ہے۔ کہ احراریوں میں اور کفار میں کیا فرق ہے؟ وہ بھی تو تعلیمات اسلام اور پیغمبر اسلام کی سنت کے دشمن ہیں اور یہ کہتے ہیں۔ ان کا نام نہ لو۔

پھر "آزاد" لکھتا ہے۔

"اگر چوہدری صاحب کے اس انوکھے ارشاد پر دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی عمل کرنا شروع کر دیں کہ آزادیٔ ضمیر کے خلاف سرکاری دباؤ یا اثر جبر وظلم کے برابر ہے۔ تو پھر سرکاری دفاتر میں وہ ہلڑ بازی مچے گی۔ کہ خدا کی پناہ۔ سرکاری ملازمین سرکاری کام کرنے کی بجائے پھر مناظرہ بازی کی خدمات ہی سرانجام دے سکیں گے۔"

اس کو کہتے ہیں "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" یعنی سرکاری افسروں کا حق ہے کہ وہ آزادیٔ ضمیر کو جبر وظلم سے روکیں۔ ورنہ سرکاری افسر ہی کیا ہولے مثلاً اگر سرکاری افسر حنفی ہے۔ تو اس کا حق ہے کہ کوئی وہابی قعدہ میں انگشت شہادت اٹھائے تو اس کی انگلی کاٹ دے۔ ٹانگیں پھیلا کر قیام کرے تو لاٹھی مار کر ٹانگیں توڑ دے اور آمین بالجہر کہے تو گلا گھونٹ دے۔ سرکاری افسر کا حسن کارکردگی تو یہ ہے کہ کسی کو اپنے ضمیر کے مطابق عمل نہ کرنے دے سرکاری دفاتر کی ہلڑ بازی کو روکنے کو کتنا تیر بہدف نسخہ ہے؟

پھر "آزاد" آخر میں تھک کر لکھتا ہے

"چوہدری صاحب کے اس واضح بیان کے بعد ہم حکومت سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت کے بیان کی خلاف ورزی (؟) کرنے کی جسارت کوئی اور سرکاری ملازم کرتا تو کیا حکومت اس سے باز پرس نہ کرتی؟ کیا اسے بیک بینی و دوگوش نکال باہر نہ کیا جاتا؟ اگر دوسرے ملازمین سرکار کو ملازمت سے برطرف کر دیا جاتا۔ تو چوہدری صاحب کے ساتھ یہ خصوصی مراعات کیوں برتی جا رہی ہیں۔ اور ان سے کیوں باز پرس نہیں کی جاتی؟"

واقعی "آزاد" کا یہ سوال بڑا معقول ہے۔ ہم بھی "آزاد" کی تسلی کرانے کے لئے حکومت سے پوچھتے ہیں کہ وہ صاف صاف ایسا جواب کیوں نہیں دیتی۔ جس سے احراریوں کے ٹیڑھے میڑھے دماغ کی بھی تسکین ہو جائے۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم کی یوم آزادی والی تقریر ان کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور نہ آل مسلم پارٹیز کے وفد کی کراچی سے مایوسانہ مراجعت ہی انہیں کچھ سکھا سکی ہے کیونکہ حکومت کا فرض ہے کہ جس کے دماغ میں عقل نہ ہو کسی نہ کسی حکمت عملی سے عقل اس کے دماغ میں ٹھونسے۔

لاینحل معمّہ

احمدی مسلمانوں کے خلاف احراریوں اور مودودیوں کے مطالبات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مولوی احمد علی صاحب فرماتے ہیں۔

"حکومت کو یقیناً حق کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ یہ دو چار وزیر کب تک پبلک کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ یہ تو تمام پاکستان کے سنی شیعہ مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ ہے۔ یہ وزیر بھی تو آخر ہمارے ہی بٹھائے ہوئے ہیں ہمیں تو اللہ تعالےٰ کے اعلان پر بھروسہ ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حق آیا اور باطل مٹ گیا باطل تو مٹنے والی چیز ہے" (آزاد ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء)

اگر مولوی احمد علی صاحب کو خدا تعالےٰ پر بھروسہ ہوتا اور اللہ تعالےٰ کے کلام پر ان کا ایمان ہوتا۔ تو وہ دو چار وزیروں کی دریوزہ گری نہ کرتے۔ اور ناکام ہو کر گیدڑ بھبکیوں پر نہ اتر آتے۔ اور پبلک کے مقابلہ کا ڈراوا نہ دیتے

مولانا! آپ کی یہ پبلک آخر سنی اور شیعہ مسلمانوں ہی کی بنی ہوئی ہے نا؟ اپنے ایمان سے کہیئے کیا آپ کے نزدیک شیعہ کافر و مرتد نہیں ہیں؟ اور کیا شیعوں کے نزدیک تمام سنی کافر و مرتد نہیں ہیں؟ اب ذرا اللہ تعالےٰ کے کلام جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا اطلاق کر کے دکھلائیے کہ کون آئیگا اور کون بھاگے گا۔ پہلے اس دینی معمہ کو حل کر لیجئے۔ بعد میں احمدی مسلمانوں کے خلاف بھی مطالبات کر لیں اس معمہ کے حل نہ ہونے تک بھلا دو چار وزیر آپ کی کیوں سننے لگے۔

ہجوم کر کے آنا صحیح نہیں

روزنامہ "نوائے وقت" کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے کہ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے ملتان کے فائرنگ کے متعلق حکومت پنجاب کو جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں فائرنگ کو بہت حد تک جائز قرار دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ ملتان کے اس فائرنگ میں چھ سات آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔ وقوعہ کے روز تھانہ کپ پر لوگ ہجوم کر آئے تھے ان کا یہ مطالبہ تھا۔ کہ گزشتہ روز جلوس پر جس پولیس افسر نے مبینہ لاٹھی چارج کیا تھا۔ اس کو فی الفور تبدیل کر دیا جائے تھانہ والوں نے اس مطالبہ کو نہ مانا۔ اور وہ وقوعہ ہوا۔ ہم وقوعہ یا رپورٹ کے متعلق کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن اتنا واضح ہے کہ آئین پسند ملکوں میں مطالبات منوانے کا یہ طریق غیر مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔ فائرنگ جائز تھا یا ناجائز تھا یا کس حد تک جائز تھا۔ یہ تو رپورٹ سے ظاہر ہوگا۔ لیکن ہجوم کر کے رائے عامہ کا ایسا اظہار جس سے بدامنی کا خوف ہو کسی طرح صحیح طریق کار نہیں سمجھا جا سکتا۔

ضروری اعلان

بعض دیہاتی مبلغین بجٹ میں تخفیف کے پیش نظر نظارت دعوۃ وتبلیغ ربوہ سے فارغ کئے جا رہے ہیں۔ جن بڑی جماعتوں کو معلم کی ضرورت ہو یا تربیت کے لئے مربی چاہیئے۔ وہ جماعتیں نظارت ہذا سے خط و کتابت فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

کیا احمدیت مٹ سکتی ہے؟

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں"

(بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

(از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

آج کل پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو شورش برپا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ بعض کہہ رہے ہیں۔ کہ "احمدیت اب چند دن کی مہمان ہے۔ پھر ڈھونڈے کے لئے بھی کوئی احمدی ڈھونڈے نہیں ملے گا۔" بعض لکھ رہے ہیں کہ "احمدیت آخری سانس لے رہی ہے۔ اب کوئی دم میں اس کا خاتمہ ہے۔" بعض بڑے دعوے سے فرما رہے ہیں کہ "عنقریب گورنمنٹ پاکستان کو عوام کے مطالبہ کے سامنے جھکنا پڑیگا۔ اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا پڑیگا۔" بعض اخبارات کا عنوان ہوتا ہے "مرزائیت کی آخری ہچکی"

اس طوفان بے تمیزی کو دیکھتے ہوئے اب عوام بالعموم یہ کہتے سُنے گئے ہیں۔ کہ "بس جی! اب احمدیوں کا ناس ہو گیا۔ اور اب یہ تباہ ہوئے۔" یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ "وہ تباہ بھی ایسے ہوں گے۔ کہ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا۔"

مگر نادانوں کو پتہ نہیں۔ کہ احمدیت کے خمیر میں ناکامی کا کوئی جزو نہیں۔ عارضی تکالیف احمدی احباب کو دشمن بے شک دے لے۔ بعض افراد کو قتل بھی کر دے۔ بعضوں کے گھروں کو بے شک آگ لگا دے بعضوں کی دوکانوں کو بے شک پھونک دے۔ اور وہ سب کچھ کرے۔ جو نبیوں کے مخالف آج تک کرتے آئے ہیں۔ مگر ناممکن اور قطعاً ناممکن ہے۔ کہ احمدیوں کو من حیث القوم کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور کوئی بڑی سے بڑی حکومت تباہ اور برباد کر سکے۔ احمدیت بڑھے گی۔ اور ترقی کرے گی۔ حاسد دیکھیں گے۔ اور جلیں گے۔ اور جلتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ اور سب ناکام اور نامراد دشمن خدائے عز و جل کے حضور میں اپنی کرتوتوں کی جوابدہی کے لئے حاضر ہو جائیں۔

ذرا سوچو تو سہی۔ اس وقت جبکہ ہم تھوڑے اور بہت ہی تھوڑے تھے۔ تو علمائے کرام کی متفقہ کوششوں کے باوجود ہم مٹ نہیں سکے۔ تو اب جبکہ ہم لاکھوں ہیں۔ ہمیں کون مٹا سکتا ہے؟ جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ یا ایسا خیال کرتے ہیں۔ وہ حسرت کے ساتھ مریں گے۔ مگر احمدیت کو برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھیں گے۔ خوب جانتے رہو۔ کہ احمدیت (بقول تمہارے) "انگریز کا خود کاشتہ پودا" نہیں۔ بلکہ خدائے قادر و قہار کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ پس جو کوئی اس پودے کو اکھاڑنا چاہے گا۔ خود تباہ ہو جائے گا۔ اس سے پہلے بہت سے ہو چکے ہیں۔ اور بہت سوں کی آنکھیں حسرت کے ساتھ "دیکھ رہی ہیں۔ کہ" احمدیت کا کمزور پودا آج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کا سایہ دنیا کے تمام براعظموں پر چھایا ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تحدی کے ساتھ جو کچھ فرمایا۔ ان میں سے بعض بیانات کے اقتباسات صرف ایک کتاب سے لیکر محض اس غرض سے پیش کر رہا ہوں۔ کہ تا شاید کوئی سعید روح ان سے کوئی عبرت اور نصیحت حاصل کر سکے۔ اور تا لوگ دیکھیں کہ کیا جھوٹوں کے ایسے ہی منہ ہوا کرتے ہیں؟ اور کذاب کیا ایسی ہی تحدی کے ساتھ اپنی کامیابی اور کامرانی کا بانگ دہل اعلان کیا کرتے ہیں؟ ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

سنئے اور غور اور توجہ کے ساتھ سنئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔"

(اربعین ۲ صفحہ ۵)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے۔ جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں۔ مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے۔ لیکن مجھے اسی کے منہ کی قسم ہے۔ کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ لیکن وہ مجھے جانتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بدقسمتی ہے۔ کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے۔ اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پُر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے۔ اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ .... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں۔ اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے۔ اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے۔ ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حی و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے ماموروں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں۔ اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں۔ اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں۔ کہ مجھے تباہ کر دو۔" (اربعین ۳ صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

غور فرمایئے ایک مقام پر کس تحدی کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں:-

"اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے۔ یعنی خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ وہ تباہ ہو۔ اور اس کا انجام بد ہو۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اسکی جماعت متفرق اور نابود ہو۔ تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں۔ اور ان لوگوں کو تمسخر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے۔ اور اپنے دل کو کہیں کہ تجھے مبارک ہو۔ کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا۔ اور اسکی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کر لیا۔ مگر کیا ان کی مرادیں پوری ہو جائینگی اور کیا ایسی خوشی کا دن ان پر آئیگا؟ اس کا یہی جواب ہے۔ کہ اگر ان کے امثال پر آیا تھا۔ تو ان پر بھی آئیگا........ ہر ایک جو زندہ رہے گا۔ وہ دیکھ لے گا۔ کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔" وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں۔ اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں۔ تھامے ہوئے ہے۔ وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے؟ اور آخر ایک دن آتا ہے۔ جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے۔ کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے۔ کہ اے لعنتی! دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا۔ تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیرووں کو آنکھیں بخشتا۔ اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا۔ کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔ اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے۔ اور اسکی سخت توہین کی جائیگی۔ اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۶-۱۷)

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے، تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں۔ رویت حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے مکذب ہو۔ ...... اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو۔ کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا۔ کہ اب اسکی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو۔ اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۱)

اس کتاب کے آخر میں کس قدر جوش سے فرماتے ہیں:-

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے۔ تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ کاذب سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے۔ کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں۔ اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

جماعت احمدیہ کے خاتمیت محمدیہ پر ایمان کا ایک قطعی ثبوت

۱۹۳۵ء کی دعوتِ مباہلہ پر معاند احمدیت اخبار "پرکاش" کا حوالہ

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

۱۹۳۵ء کی بات ہے۔ کہ متحدہ ہندوستان میں احرار نے اپنی عادت کے مطابق یہ ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔ کہ احمدی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے۔ آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور آپ کو افضل الرسل یقین نہیں کرتے۔ اس بہتان عظیم کی ہر پہلو سے تردید کرنے کے بعد آخرکار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احراریوں کو دعوت مباہلہ دی۔ اس دعوت مباہلہ کا ذکر دشمن سلسلہ احمدیہ آریہ اخبار "پرکاش" لاہور نے زیر عنوان "مباہلہ کا چیلنج" الفاظ ذیل میں کیا تھا:-

"مرزائیوں اور احراریوں کے درمیان کشیدگی اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ وہ اب ایک دوسرے کو مباہلہ کا چیلنج دینے لگ پڑے ہیں۔ احراریوں کی تو خدا جانے لیکن مرزائیوں نے پہل کر دی ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیانی نے ۱۳ اگست کو احراریوں کو ذیل کے الفاظ میں مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔

"ہم قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو۔ اگر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں۔ آپ کو خاتم النبیین نہ سمجھتے ہوں۔ آپ کو افضل الرسل یقین نہ کرتے ہوں اور قرآن کریم کو تمام دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آخری شریعت نہ سمجھتے ہوں اس کے مقابلہ میں وہ احرار قسم کھا کر کہیں کہ ہم یقین اور وثوق سے کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہ آپ کو دل سے خاتم النبیین سمجھتے ہیں اور آپ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل نہیں بلکہ آپ کی توہین کرنے والے ہیں۔ اے خدا! اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے تو ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر عذاب نازل کر۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود بخود فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ کونسا فریق اپنے دعویٰ میں سچا ہے"

دیکھئے احراری خلیفہ صاحب کا مذکورہ چیلنج منظور کرتے ہیں۔ یا اسے اسی طرح شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں۔ جس طرح ہنجہانی منشی غلام احمدؐ قادیانی کا مباہلہ کا چیلنج مولوی ثناء اللہ پی گئے تھے"

(اخبار پرکاش لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء صٹ کالم اول)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کا ۱۹۳۵ء میں یہ چیلنج دینا اور احرار کا اسے منظور نہ کرنا اس امر کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ احراری اپنے الزامات میں سراسر جھوٹے ہیں۔ نیز یہ کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اور افضل الرسل یقین کرتی ہے۔

آریہ اخبار کا یہ قیاس درست ثابت ہوا۔ کہ جس طرح ۱۹۰۷ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے چیلنج مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے منظور نہ کیا تھا۔ اسی طرح ۱۹۳۵ء میں احراری بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کے مذکورہ بالا چیلنج کو منظور نہ کر سکے تھے۔ کیا احرار کا آج سولہ سال کے بعد پھر انہی الزامات کو دہرا کر ان پر ہنگامہ آرائی کرنا ان کے باطل پرست ہونے پر ایک کھلی اور روشن دلیل نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔

فوجی احباب جماعت کے چندوں کے متعلق ضروری اعلان

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا سکتے ہیں۔

ایسے افراد جماعت کے اسم وار کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں اُن کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز اُن کو براہ راست بھی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ اور آپ کو اپنے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہیں دی جا چکی۔ تو اپنے پورے نام و ڈاک کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر جماعت کے دوستوں کو ایسے احباب کے متعلق علم ہو۔ کہ وہ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں کہ جماعت کا قرب نہیں ہے۔ تو ان کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ ایسے فوجی احباب کے پورے نام و پتہ ڈاک سے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

کافر بنانا آسان نہیں ہے

(از انقلاب جدید بمبئی مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۲ء)

"امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے آ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا۔ کہ ابو عبدالرحمٰن! ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ جو ہمارے مندروں میں چوری کرتے ہیں۔ اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں۔ کیا یہ لوگ کافر ہیں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا نہیں! پھر اس نے عرض کیا۔ اچھا ان لوگوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو قرآن میں تاویل کرتے ہیں۔ اور ہمارے کفر کی شہادت دیتے ہیں۔ اور ہمارا خون حلال سمجھتے ہیں، کیا یہ لوگ کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں! پھر اس نے کہا کہ تو پھر کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ خدا کے شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ایک کے بجائے دو دو خدا نہ مانیں اس وقت تک کافر نہ ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے اب تک ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابن عمر ابھی اپنی انگلیوں سے دو دو کا اشارہ فرما رہے ہیں (کتاب الآثار ص۶۵)

یہ اس دور کا قصہ ہے۔ جب کہ دنیا میں مسلمان گر موجود تھے۔ اور جن اللہ کے بندوں نے اپنے خون اور پسینہ کو ایک کر کے دنیا میں اسلام کا بول بالا کیا تھا۔ اور اپنے روحانی اخلاق اور بلند کردار کے ذریعہ دنیا کے سامنے اسلام پیش کیا۔ ان کے دل میں اسلام کی سچی تڑپ تھی۔ وہ اسلام کی صحیح روح سے واقف تھے۔ وہ خوب سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان کن حالات میں کافر ہو جاتا ہے"

چوری کرنے والے اور ڈاکہ ڈالنے والے برے ہیں۔ قابل سزا ہیں۔ اور اسلام کے قانون میں ان کے لئے تعزیرات مقرر ہیں۔ مگر وہ مجرم ہیں کافر نہیں ہیں۔ قرآن کی آیتوں میں تاویل کرنے والے اور اپنے مطالب و معانی کی رو سے دوسروں پر فتویٰ لگانے والے غلط کار ہیں۔ ان کی عقل ماری گئی ہے۔ وہ گمراہ لوگ ہیں۔ ان کی گمراہی کا خاتمہ ضروری ہے۔ مگر وہ قرآن پڑھتے ہیں اور اسی سے دلیل پکڑتے ہیں۔ اللہ رسول کو مانتے ہیں۔ قرآن کو تسلیم کرتے ہیں۔ ضروریات دین کے منکر نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی گمراہی اور ہے اور ان کا کفر اور ہے۔ گمراہ کافر نہیں ہوتا۔ جب تک کوئی آدمی شرک صریح نہ کرے۔ یا ضروریات دین کا کھلا کھلا انکار نہ کر بیٹھے۔ اس وقت تک اُسے کافر نہیں گردانا جا سکتا۔

یہ تو آج کل کے بے نیل و مرام اور علم و فضل میں ناکام مُلّا ہیں جو بات بات پر کفر کا بم چھوڑتے ہیں۔ اور اسلام نوازی کے بجائے کفر نوازی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام کسی شخص یا جماعت کو کافر کہنے میں کس قدر احتیاط برتتے تھے اور آجکل کے مُلّا کافر بنانے پر کس قدر بیباک ہیں"

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(یہ مضمون بطور پوسٹر شائع ہوا ہے)

مرزائی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ اس وقت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ جماعت احرار نے اس آگ کو بھڑکانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ملک کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی وزارت کے پانچ سال بعد اُسکی برطرفی کا مطالبہ کرنا ہی انتشار کی ایک بین دلیل ہے جبکہ اس کی پانچ سال کی خدمات سے پاکستان کی حکومت اور پبلک کا ہر بشر مطمئن رہا ہے۔

ہم جماعت احرار کے اس فعل کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اُس نے محض خود غرضی کے لئے پاکستانی عوام کو دھوکہ دے کر پبلک میں بد امنی پیدا کی۔ مگر حکومت پنجاب اور **میاں ممتاز دولتانہ** صدر پنجاب مسلم لیگ نے اپنے سیاسی شعور سے اس بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر کے ملک کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور حکومت پاکستان کو اس کی ذمہ داری کا احساس کرایا ہے۔ اب حکومت پاکستان مناسب فیصلہ کرے گی۔ پبلک کو نہایت امن سے حکومت پاکستان کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور کسی کے دھوکہ میں نہ آنا چاہیئے۔ یہ سوال ملک و قوم کا ہے۔

المشتہر

محمد حسین پریذیڈنٹ انجمن نوجوانان اسلام پاکستان پنجاب لاہور

ایم۔ اے حمید جنرل سیکرٹری۔ عبد الغنی ایم۔ اے دھوبلاما، بشیر احمد مسلم لیگ کونسلر۔ غلام محمد بی۔ اے ناظم اعلیٰ مسلم لیگ۔ قاضی عبد الحق ایم اے سابقہ ناظم مسلم لیگ۔ محمد رمضان ایڈیٹر حق نواز لاہور۔ (مولوی، عنایت اللہ کونسلر مسلم لیگ۔ میانوالی (مولوی، غلام رسول کونسلر مسلم لیگ لائل پور (ماسٹر) فیروز الدین سیکرٹری مسلم لیگ لاہور۔ حیدر علی بھٹی صدر بار بر ایسوسی ایشن آل پاکستان (رجسٹرڈ)

سیکرٹری پروپیگنڈا گلزار احمد

برطانیہ کی وفاداری اور مسلمان

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سعید شیدا اکوٹ مبلغ سلسلہ

احراریوں کی کنونشن منعقدہ لاہور میں بعض معاند علماء نے جماعت احمدیہ پر طعنہ زن ہوتے ہوئے اپنی تقریروں میں کہا ہے۔ کہ چونکہ یہ جماعت حکومت برطانیہ کی وفادار رہی ہے اور اس کے بانی نے انگریزوں سے تعاون کرنے کی اپنی کتب میں تعلیم دی ہے۔ اسلئے یہ لوگ پاکستان کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ احراریوں کے اس اعتراض کا جواب کئی بار دیا جا چکا ہے تاہم آج پھر اس پر مختصراً روشنی ڈالی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ اگر واقعی انگریزی حکومت کی وفاداری اور اطاعت کرنا کسی فرد یا جماعت کو پاکستان کا غدار ثابت کرتا ہے تو کیا فرماتے ہیں امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور باقی احراری مولوی اور ان کے دیگر رفقاء ان ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کے بارہ میں جو ایک لمبی مدت انگریزوں کی اطاعت کرتے رہے اور جنہوں نے متفقہ طور پر ایک عظیم اجتماع میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا کہ

"موجودہ ہولناک جنگ یورپ کے موقع پر جمیع رعایائے ہندوستان نے بالعموم اور مسلمانانِ ہند نے بالخصوص جس جوش عقیدت کے ساتھ تاج برطانیہ عظمیٰ کی خدمت کے لئے اپنی جان و مال کو حاضر کرنے اور حمایت سلطنت کے لئے بیک زبان و دل مستعد ہو جانے سے اپنے مسلمہ وفادارانہ جذبات کا اظہار کیا ہے اس پر یہ کانفرنس اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنے ہم مذہبوں کو مبارکباد دیتی ہے اور مسلمانان ہند کی قائمقام جماعت کی حیثیت سے گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتی ہے کہ جہاں تک مقدس مذہبی تعلیمات و ہدایات کا تعلق ہے۔ مسلمانان ہند گورنمنٹ عالیہ کی پرجوش وفادار رعایا کی حیثیت سے ہر موقع پر حمایت سلطنت کے لئے مستعدی کے ساتھ آمادہ اور تیار ہیں"۔

(رپورٹ۔ آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ راولپنڈی ۱۹۱۴ء صفحہ ۵۰)

مولوی ظفر علی خانصاحب جو احمدیت کے دیرینہ دشمن اور آجکل احراری گروہ کی ہمنوائی میں جماعت احمدیہ کو کافر و مرتد قرار دینے والوں کی صف اول میں ہیں۔ اپنے اخبار "زمیندار" کی ایک اشاعت میں لکھتے ہیں۔

"دیکھنا یہ ہے کہ حکومت ان (احمدیوں۔ ناقل) کی ناز برداری کہاں تک کرے گی۔ اور آیا انہیں خوش کرنے کے لئے وہ یہ فیصلہ کرے گی کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کو جنہوں نے اس کے قصر و خاسنگ آستاں پر قادیانیوں سے کچھ کم سر نہیں پھوڑا ہمیشہ کیلئے ناراض کر دے"۔

(اخبار "زمیندار" ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

ان حوالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا متقیانِ احرار ان ہزاروں۔ لاکھوں مسلمانوں کو جنہوں نے بقول مولوی ظفر علی خانصاحب انگریزی حکومت کے "قصر و خاسنگ آستاں پر قادیانیوں سے کچھ کم سر نہیں پھوڑا" احمدیوں کی طرح پاکستان کے کھلے غدار اور پھٹو قرار دیں گے۔ ان احراری مولویوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ از روئے تعلیم اسلام کسی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ آئیے ہم آپ کے گھر سے اسکا ثبوت بہم پہنچا دیتے ہیں۔ رسالہ "مولوی" دہلی کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ

"اسے سلامتی و صلح کا مذہب بتا کر اس کا نام ہی اسلام رکھا گیا اور اس کی ہدایت سے ایک طرف تو مسلمانوں کو ہر نوع کے شر و فساد سے باز رکھا گیا اور یہاں تک حکم دیا گیا کہ اگر تم پر کسی غیر مذہب کا کوئی شخص بھی حکمران ہو جائے اور کسی غیر مسلم حکومت کی ماتحتی میں بھی آ جائے تو اس کی بھی پوری اطاعت کی جائے اس سے بڑھ کر یہ کہ غیر مسلم حکومت کے خلاف غدر و بغاوت کو بھی حرام قرار دیا اور صاف الفاظ میں بتا دیا کہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا"۔ (رسالہ "مولوی" جلد ۲۸ ص۲۳)

درخواست دعا: عزیزم مرزا سعید احمد ابن محترم مرزا نذیر علی صاحب ربوہ کی ٹانگ ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے جسکی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہے احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے نیز میں ایک عرصہ سے بعض مشکلات اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور دوسرے بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا الطاف الرحمن یجونت بلڈنگ دھال روڈ لاہور)

پاکستان کی پہلی مردم شماری پر ایک نظر

پاکستان کی پہلی مردم شماری

فروری ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی پہلی مردم شماری ہوئی ــــ جدید مردم شماری کے کام کو صرف آدمیوں کی گنتی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تعلیم زبان۔ خواندگی کے متعلق بھی معلومات فراہم کی جائیں۔ نیز پیشوں اور اقتصادی گروہوں کا جائزہ بھی لیا جائے۔ ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین کی تعداد کو الگ گننا پڑا۔ حتی الامکان اس امر کے انتظامات کئے گئے۔ کہ اقوام متحدہ کے آبادی کمیشن کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔ اس امر کی خصوصی ضرورت محسوس کی گئی کہ ان کاشتکاروں کی تعداد کے متعلق تحقیقات کی جائے جو یا تو زمین کے خود مالک ہیں یا مالگزار ہیں یا صرف مزدوری پر کام کرتے ہیں

پاکستان کی مردم شماری کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ رضاکار شمار کنندگان نے سول ملازمین کے شانہ بشانہ نہایت تن دہی اور مستعدی سے اپنے فرائض انجام دیئے۔

آبادی کا دائرہ اثر

پاکستان میں ایک مربع میل میں تقریباً ۲۸۰ افراد آباد ہیں۔ بہرحال مردم شماری کے بلیٹن نمبر ۱ کے مطابق مشرقی پاکستان میں ۷۷۷، پنجاب میں ۳۰۲ صوبۂ سرحد کے آباد اضلاع میں ۲۰۴۔ سندھ میں ۹۱ اور بلوچستان میں ۱۱ افراد فی مربع میل آباد ہیں۔ مجموعی طور پر خواندگی ۱۳٫۸ فیصدی ہے۔ مشرقی پاکستان میں یہ فی صدی سب سے زیادہ یعنی ۱۹٫۲ ہے اور سب سے کم صوبۂ سرحد کے قبائلی علاقہ میں یعنی ۱٫۳ ہے بلیٹن نمبر ۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں شائع کیا گیا جس میں بلحاظ مذہب آبادی کی تعداد بتائی گئی ہے۔ فروری ۱۹۵۱ء میں ۲۰۷۰۰۰ غیر ملکی افراد کو ملا کر پاکستان کی آبادی ۷۵۸۴۲۰۰۰ تھی جس میں سے مشرقی پاکستان میں ۴۲۰۶۳۰۰۰ افراد اور مغربی پاکستان میں ۳۳۷۷۹۰۰۰ افراد آباد تھے، وفاقی دارالحکومت کے علاقہ کراچی کی آبادی ۱۱۲۶۰۰۰ ہے۔ جبکہ ۱۹۴۱ء میں صرف ۳۵۷۰۰۰ تھی اور اس لحاظ سے موجودہ آبادی ۱۹۴۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں تین گنی ہو گئی ہے تقریباً ۱۰ فیصدی آبادی نے اپنے آپ کو مہاجر لکھایا ہے اور اس کا دو تہائی سے زیادہ حصہ پنجاب میں ملا۔

وفاقی دارالحکومت کے علاقہ کراچی میں ۵۰ فیصدی آبادی نے اپنے آپ کو مہاجر لکھوایا۔

مردم شماری کے بلیٹن نمبر ۲ کے مطابق پاکستان کی ۸۵٫۹ فیصدی آبادی مسلمان ۱۲٫۷ آبادی اونچی ذات کے ہندو اور ۱۱٫۲ فی صدی آبادی پست اقوام پر مشتمل ہے مغربی پاکستان کی ۹۷٫۱ فی صدی مسلمانوں پر مشتمل ہے

مشرقی پاکستان کی ۷۶٫۸ فیصدی آبادی مسلمان ہے اس وقت دیہاتوں کی فہرست تیار کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ پیشہ ور وزارۃ تعلیم کی فہرست ماہرین عمال نے جدید طریقہ پر تیار کی ہے اور یہ اس برصغیر میں سب سے پہلی مکمل فہرست ہے

مردم شماری کی رپورٹ متعدد جلدوں میں شائع کی جائے گی۔ ہر ایک صوبہ کے لئے ایک علیحدہ جلد ہوگی اور ایک جلد میں پورے اعداد و شمار کو مختصراً درج کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ہر ایک صوبے کے لئے اعداد و شمار کے تبصرہ سو

ہندوستان سے ہجرت کرنے والے ایسے تقریباً ۸ لاکھ افراد کو پاکستانی شہری تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جو پاکستان میں مستقل طور پر بسنے کے لئے ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء سے قبل پاکستان میں آ گئے۔

متعلق ایک جلد ہوگی اور ایک ۔۔۔ نے اس پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ اور
جلد میں اب سے ۔۔۔۔۔ ان دو ممالک کے درمیان بڑے تنازعوں

۔۔۔

اختصار سے پورے
پاکستان کے لئے
شائع کیا جائے گا
ریاست جوناگڑھ
جس کا رقبہ ۳۳۳۷
مربع میل ہے۔
پاکستان میں شامل
ہوئی مگر ۸ نومبر ۱۹۴۷ء کو ہندوستان ۔۔۔ میں اس کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

فروری ۱۹۵۱ء میں ۲۰۷۰۰۰ غیر ملکی افراد کو ملا کر پاکستان کی آبادی ۷۵۸۴۲۰۰۰ تھی۔ جس میں سے مشرقی پاکستان میں ۴۲۰۶۳۰۰۰ افراد اور مغربی پاکستان میں ۳۳۷۷۹۰۰۰ افراد آباد تھے۔ وفاقی دارالحکومت کے علاقہ کراچی کی آبادی ۱۱۲۶۰۰۰ ہے۔

صوبہ اور ریاستیں	رقبہ	مرد (ہزار میں)	عورتیں (ہزار میں)	کل تعداد (ہزار میں)	آبادی فی مربع میل (ہزار میں)
پاکستان	۳۶۴۷۳۷	۴۰۲۱۲	۳۵۶۳۰	۷۵۸۴۲	۲۰۸
بلوچستان اور ریاستیں	۱۳۴۰۰۲	۶۴۴	۵۳۰	۱۱۷۴	۸۰۸
اضلاع	۵۴۴۵۶	۳۵۰	۲۷۲	۶۲۲	۱۱
ریاستیں	۷۹۵۴۶	۲۹۴	۲۵۸	۵۵۲	۷۰۹
مشرقی بنگال	۵۴۵۰۱	۲۲۰۴۲	۲۰۰۲۱	۴۲۰۶۳	۷۷۷
وفاقی دارالحکومت کا علاقہ کراچی	۸۱۲	۶۴۶	۴۸۰	۱۱۲۶	۱۳۷۸
صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے	۳۹۲۵۹	۳۱۱۳	۲۷۸۷	۵۹۰۰	۱۵۰
اضلاع	۱۳۵۶۰	۱۷۱۷	۱۵۳۶	۳۲۵۳	۲۴۰
ایجنسی (قبائلی علاقہ)	۲۵۶۹۹	۱۳۹۶	۱۲۵۱	۲۶۴۷	۱۰۳
پنجاب اور ریاست بہاولپور	۷۹۲۱۶	۱۱۰۵۸	۹۵۹۳	۲۰۶۵۱	۲۵۹
اضلاع	۶۲۲۴۵	۱۰۰۶۸	۸۷۶۰	۱۸۸۲۸	۳۰۲
ریاست بہاولپور	۱۷۴۷۱	۹۹۰	۸۳۳	۱۸۲۳	۱۰۴
سندھ اور ریاست خیرپور	۵۶۴۴۷	۲۷۰۹	۲۲۱۹	۴۹۲۸	۸۷
اضلاع	۵۰۳۹۷	۲۵۳۲	۲۰۷۷	۴۶۰۸	۹۱
ریاست خیرپور	۶۰۵۰	۱۷۷	۱۴۲	۳۲۰	۵۳

قانون شہریت

ہندوستان سے ہجرت کرنیوالے ایسے تقریباً ۸۰ لاکھ افراد کو پاکستانی شہری تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جو پاکستان میں مستقل طور پر بسنے کے لئے ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء سے قبل پاکستان آ گئے۔ غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانی شہریوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر سال قریب ترین پاکستانی سفارت خانہ یا کنسلیٹ میں اپنا نام رجسٹر کراتے رہیں۔ اور ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء سے متواتر سات سال تک رجسٹر نہ کرانے پر ایسے لوگ پاکستانی حق شہریت سے محروم ہو جائیں گے۔

کیا احمدیت مٹ سکتی ہے؟

(بقیہ صفحہ ۴)

پھر اگر میں کاذب ہوں گا۔ تو وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے ہی ہیں لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں۔ اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے۔ اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا۔ وہ بد دعا اسی پر پڑیگی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے۔ کہ اس پر لعنت ہو۔ وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں۔" (ضمیمہ اربعین صفحہ ۵)

اس کے چند سطور کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودہ نہیں ہوں۔ کہ ان کے ہاتھوں سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو۔ کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں۔ ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔" (ضمیمہ اربعین صفحہ ۶-۷)

خطوط کتابت کرتے وقت

اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(مینیجر الفضل)

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ سیکرٹری صاحب دفتر وصیت از سید محمود العالم صاحب ع ۵۹ اے نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی بعد ضروری کارروائی کے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مبلغ چھیانوے روپے آٹھ آنے مدعی علیہ بابت ۔۔۔ مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ کی وصیت کی بابت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کریں میعاد برائے درخواست منسوخی فیصلہ ہذا ایک ماہ رکھی گئی ہے۔ چونکہ مدعی علیہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ اس فیصلہ کو منسوخ کروانا چاہیں۔ تو ایک ماہ تک درخواست دے سکتے ہیں:۔ (ناظم دارالقضاء)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اسمیں آپکو فائدہ ہے

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتہ روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی نہ اسلام کی رو سے جائز ہے اور نہ انسانیت کی رو سے احسن،

کسی کے عقیدہ کا طاقت اور قانون کی مدد سے مقابلہ کرنا کامیابی کی دلیل نہیں

ماہنامہ کوہسار کوئٹہ کا بیان

پاکستان سے ہندوؤں اور سکھوں کے انخلا کے بعد خیال الیا تھا۔ کہ اس ملک میں اب فرقہ دارانہ قضیوں کے لیے کسی قسم کی گنجائش کا امکان نہیں ہوگا۔ مگر یار لوگ بھلا کب چین سے بیٹھنے والے تھے۔ فرقہ دارانہ ہنگامہ آرائی کے لیے آخر کار انہوں نے موقع تلاش کر ہی لیا۔ احمدیت اور غیر احمدیت کا مسئلہ آج کل پاکستان کے بعض حصوں میں خطرناک حد تک نزاعی صورت اختیار کر چکا ہے۔

اس ضمن میں ہمارے احراری دوست اور احمدیوں کا ایک طبقہ بہت پیش پیش نظر آتے ہیں۔

جہاں تک احمدیوں کے عقائد کا تعلق ہے۔ کوئی مسلمان انہیں اسلامی اصولوں کے مطابق ماننے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں علمائے اسلام کے فتاوی اور بیانات واضح ہیں۔ مگر ان اختلافات کی بنا پر کسی انسان کو گردن زدنی قرار دینا نہ اسلام کی رو سے جائز ہے۔ نہ انسانیت کی رو سے احسن۔ اور نہ اختلافات کو ہوا دینے سے کسی فائدہ کی توقع ہو سکتی ہے۔ البتہ برخلاف اس کے ملی اور ملکی نقصان کے امکانات زیادہ ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد خود احمدیوں کا وطن اور اصلی مرکز ان سے اس بناء پر چھن گیا۔ کہ انہیں بھی مسلمان سمجھا گیا تھا۔ اس لیے اس سرزمین میں رہنے اور بسنے کیلئے ان کے حقوق بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ پاکستان سے پہلے احمدیوں کے خلاف تکفیر بازی کا فتوی دینے والے سات کروڑ کی اکثریت کے باوجود حکومتِ وقت سے یہ مطالبہ منوانے سے قاصر رہے۔ کہ احمدی مسلمانوں سے علیحدہ ایک مختصر سی جماعت ہیں۔ آج پاکستان میں وہ ایک پناہ گزین جماعت کی حیثیت سے مقیم ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے خلاف ہنگامہ آرائی کا جواز پیدا کرنا ہمارے نزدیک بین الانسانی اخلاق کے لحاظ سے بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہمارا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ احمدیوں کو اپنے عقائد کی برسرِ عام اشاعت اور تبلیغ کے لیے کھلی چھٹی دے دی جائے۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ کسی کو کسی کے جذبات کی بے احترامی کی اس سرزمین پر اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ امن اور رحمت کی سرزمین ہے۔ جسے ہم نے لاکھوں جانی۔ مالی اور آبروئی قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس سرزمین پر اس قسم کی ہنگامہ آرائیوں کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ دشمنانِ وطن اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر ملک کی توجہ تعمیری کاموں سے ہٹا کر ہماری تباہی کا باعث بنیں اور بس۔ احمدیوں کے عقائد کی تردید اور مخالفت بوجہ احسن بھی ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ علمائے اسلام متفقہ طور پر ان صحیح عقائد سے مسلمانوں کو روشناس کرنے کی کوشش کریں۔ جنہیں اچھی طرح سمجھ کر کوئی مسلمان احمدیوں کے پھندے میں نہیں پھنس سکے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس موعظہ حسنہ سے بعض احمدی حضرات بھی آپ کے ہم خیال ہو جائیں۔ کسی کے عقیدہ کو طاقت ۴

ترکی میں امریکی وزیر دفاع کی آمد

استنبول ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میثاق شمالی اوقیانوس کی تنظیم کی جنوبی کمانڈ ترکی میں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ کمانڈ قائم کرنے کا مسئلہ عرصہ سے زیر بحث تھا۔ ماہرین کے فیصلے سے سرکاری طور پر حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ امریکہ کے وزیر دفاع تین روز کے لیے ترکی کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ اس دوران میں آپ ترکی کی افواج کو اسلحہ سپلائی کرنے کے مسئلہ پر حکام سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ آپ مارشل ٹیٹو کے ساتھ ریاست ہائے بلقان کے فوجی معاہدے کے متعلق بات چیت کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں ترک حکام سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ (داسٹار)

وفد کی قیادت میں تبدیلیاں

لندن ۲۲ اگست۔ اگرچہ مصطفیٰ نحاس نے استعفیٰ سے انکار کر دیا ہے۔ پھر بھی قاہرہ کے سیاسی حلقوں کو یقین ہے۔ کہ چند ہفتوں کے اندر اندر وفد پارٹی کی اعلیٰ قیادت میں زبردست تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل نجیب کی اصلاحات کے تحت جن سیاسی استعفوں پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سے بدعنوانیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وفد پارٹی کے طاقتور رہنما بھی اس چیلنج کو نبھا سکیں گے۔ جو انہوں نے جنرل نجیب کے مطالبات کو دیا ہے۔ (داسٹار)

عمرو پاشا سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں

لندن ۲۲ اگست۔ مصر کے سابق سفیر عبدالفتاح عمر نے کل لندن سے زیورچ جانے والے ایک طیارے میں متعدد نشستیں محفوظ کرائی ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ آپ علاج کی غرض سے سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ لیکن عمرو پاشا نے خود اپنی روانگی کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے۔ (داسٹار)

کوئٹہ ۲۲ اگست پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک و زراعت حکومت پاکستان اس ماہ بلوچستان کے ایک ہفتہ کے دورہ

ص اور قانون سے توڑنا کامیابی کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

(ماہنامہ کوہسار کوئٹہ ماہ اگست)

مشرق وسطیٰ میں توازن قائم رکھنا ترکی کے ہاتھ میں ہے

استنبول ۲۲ اگست۔ توقع ہے کہ آئندہ چند دنوں کے اندر انقرہ ایک نہایت اہم سفارتی مرکز بن جائے گا جبکہ مشرق وسطیٰ کی مجوزہ کمانڈ کے سلسلہ میں مذاکرات اور بحث و تمحیص اپنے قطعی اور فیصلہ کن دور میں داخل ہونے والی ہے اس سلسلے میں برطانی یادداشت پر وزارت خارجہ کی طرف سے غور کیا جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کو برطانی نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں ہے وہ اس موضوع پر اپنا منصوبہ پیش کرنے والا ہے۔

چونکہ مشرق وسطیٰ میں ترکی کا کردار توازن قائم رکھنے کے مترادف ہے اس لئے برطانیہ اور امریکہ دونوں ہی بہت زیادہ کوشش کر رہے ہیں کہ ترکی ان کے نظریہ سے متفق ہو جائے۔

استنبول کے بعض اخبارات نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ ترکی اس مسئلہ میں امریکی نقطۂ نظر سے اتفاق کرے گا۔ (داسٹار)

اگر ایران کی فوری امداد نہ کی گئی تو کمیونسٹ وہاں انقلاب برپا کر دینگے

امریکہ کی طرف سے برطانیہ کو انتباہ

واشنگٹن ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے برطانیہ پر زور دیا ہے کہ وہ ایران کو امداد دینے کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے ہنگامی پروگرام میں شریک ہو۔ تاکہ ایران کو کمیونسٹ انقلاب کے امکان سے بچایا جا سکے کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ کے نام مذکورہ صدر مفہوم کا مراسلہ دس دن ہوئے مسٹر ڈین ایچی سن وزیر خارجہ امریکہ کی طرف سے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کے نام بھیجا گیا تھا۔

مراسلے میں مرقوم ہے کہ ایران کے پاس تیل کا بے بہا ذخیرہ ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ذخیرہ ہماری فروگذاشت کی وجہ سے روس کے ہاتھ آ جائے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری طرف سے جلد از جلد ایران کی امداد کی جائے ....

.... امریکی سیاسی حلقوں نے مسٹر ایچی سن کے اس مراسلے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانیہ پر وزیر خارجہ امریکہ کے اس مراسلے کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ لیکن اس نے یہ مراسلہ صاف طور پر مسترد بھی نہیں کیا۔

پاکستان کے دونوں حصوں میں گہرا رابطہ

کراچی ۲۲ اگست۔ حکومت پاکستان نے اپنے امسال بجٹ میں پاکستان کے دونوں حصوں میں گہرا رابطہ قائم کرنے کے لئے پچاس لاکھ روپیہ منظور کیا تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ کابینہ نے پاکستان کے دونوں حصوں میں زیادہ گہرا رابطہ قائم کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کر دی ہے جس کے صدر خود الحاج خواجہ ناظم الدین ہیں سب کمیٹی اس مقصد کے حصول کے لئے تجاویز طلب کرے گی۔

پاکستان نے گذشتہ چھ ماہ میں ۵۵ لاکھ پونڈ کی مشینری درآمد کی

کراچی ۲۲ اگست۔ پاکستان نے سال رواں کے نصف اول میں سترہ ہزار ٹن مشینری درآمد کی ہے اس کی کل مالیت پچپن لاکھ سٹرلنگ بنتی ہے۔ گذشتہ سال کے اسی دوران میں جو مشینری منگوائی گئی تھی اس سے یہ چار ہزار ٹن زیادہ ہے۔

اس سال جو مشینری منگوائی گئی ہے اس میں زیادہ تر ٹیکسٹائل مشینری ہے۔ یہاں یہ یاد رہے کہ اس وقت کراچی کی نئی صنعتی نواحی بستی لانڈھی میں داؤد کارپوریشن اور سیٹھ آدم جی کی دو بہت بڑی ملیں زیر تعمیر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں پچاس ہزار تکلے ہوں گے نصف کے قریب مشینری پہنچ چکی ہے اور توقع ہے کہ یہ زیر تکمیل ملیں اگلے سال کے اوائل میں پیداوار کا کام شروع کر دیں گی۔

مردان اور چارسدہ کے درمیان ریلوے

کراچی ۲۲ اگست۔ حکومت پاکستان نے مردان اور چارسدہ کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ (ریڈیو پاکستان)

خواجہ ناظم الدین کا عزم کاکول

کراچی ۲۲ اگست۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان آج صبح عازم کاکول ہو گئے۔ جہاں وہ شام کو پہنچیں گے۔

۲۳ اگست کو وہ پاکستان ملٹری اکاڈمی کی پریڈ دیکھیں گے۔ عصر کے وقت وہ عازم نتھیا گلی ہو جائیں گے۔ جہاں وہ شب بسر کریں گے۔ آپ اتوار کو کراچی واپس آ جائیں گے۔